جب موت اس کے پاس آئی تو وہ اس کے سامنے جھک گیا۔ دنیا میں ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔ اور یہ کوئی نئی بات نہ تھی۔

شاہ جی کی بیماری کی خبریں کئی ماہ سے سن رہے تھے۔ آخر وہ گھڑی آگئی جب وہ عظیم شخصیت ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئی۔

اب اس کی یاد باقی ہے۔ اس کے معرکوں کی گونج تاریخ کے صفحات میں سنی جائے گی۔ اس کی عظیم خطابت کے قصے لوگوں کی زبانوں پر رہیں گے۔ اس کی بہادری کی داستان ضرب الامثال بنے گی۔ مگر جس نے دنیا کو اتنا کچھ دیا اس کی زندگی ہمیشہ دکھی رہی۔ وہ جن کے لئے لٹتا رہا انہوں نے وقت کی مصلحتوں کا ساتھ دیا۔ اور اس کے نقش قدم پر چلنے سے انکار کر دیا۔ مگر ایک دن آئے گا جب مورخ حقیقت کے چہرے سے نقاب اٹھائے گا اور پھر معلوم ہو گا کہ بخاری کے دل میں قوم کے لئے کتنا درد تھا۔ اور وہ جو کچھ کہتا تھا اس میں کتنا خلوص تھا۔

حضرت شاہ جی کو خداوند کریم اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ ان کے مزار مقدس پر اپنے انوار برسائے کہ انہوں نے اپنی زندگی قوم پر نثار کی۔ (یہ مضمون شاہ جی کی وفات کے چار روز بعد لکھا گیا)

محمد احسان الحق (سول جج) گوجرانوالہ

امیر شریعت

امیر شریعت ملک البیان
امیر شریعت رئیس خطابت کو

لہ فی جنۃ اعلی المکان
جنت میں بلند درجات نصیب ہوں

فمات ولم تمت نغمات صوت
وہ فوت ہو گئے مگر

لما یتلو من السبع المثانی
ان کی تلاوتِ قرآن کی آواز زندہ ہے

وقد رجع العطاء الی الہ
اللہ کی عطا، اللہ کی طرف لوٹ گئی

ہو القیوم والمخلوق فانی
وہ ہمیشہ سے قائم ہے اور مخلوق فانی